بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

OFFICE OF THE SADR MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع گورداسپور پنجاب Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186 Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 ؍اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے واقعات کا ذکر چل رہا ہے۔ آپؓ کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جسے جنگ رَے کہتے ہیں۔ رَے نیشاپور سے 480 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ رَے کے رہنے والے کو رازی کہتے ہیں اور مشہور مفسر حضرت امام فخر الدین رازیؒ رَے کے رہنے والے تھے۔ رے کا حاکم سیاہوخش بن مہران بن بہرام تھا اس نے دنباوند، طبرستان، قومس اور جرجان والوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کیا۔ مسلمان ابھی رَے کے راستے میں تھے کہ ایرانی سردار ابوالفرخان زینبی مصالحانہ طور پر مسلمانوں سے آملا۔ زینبی نے نعیم بن مقرن کو کہا کہ آپ میرے ساتھ کچھ شہسوار بھیجیں میں خفیہ راستے سے شہر کے اندر جاتا ہوں۔ زینبی کی مدد سے مسلمان شہر میں خفیہ طور پر داخل ہو گئے اور یوں اس شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ شہر والوں کو تحریراً امان دے دی گئی۔

پھر 22 ہجری میں فتح قومیس اور جرجان ہوئیں۔ 22 ہجری میں ہی فتح آذر بائیجان ہے۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے آذر بائیجان کی مہم کا جھنڈا عتبہ بن فرقد اور بکیر بن عبداللہ کو دیا گیا تھا۔ آپؓ کی ہدایت پر ہی یہ دونوں مختلف اطراف سے حملہ آور ہوئے۔ بکیر کو رستم کا بھائی اسفندیاذ بن فرخ زاد ملا، لڑائی ہوئی اور جب اسفندیاذ شکست کھا کر گرفتار ہوا تو اس نے بکیر کے ساتھ صلح کر لی اور بکیر کا نمائندہ بن کر مخالفین کے خلاف مسلمانوں کی معاونت کرتا رہا، چنانچہ آہستہ آہستہ تمام علاقہ بکیر کے زیر اقتدار آگیا۔ دوسری جانب عتبہ بن فرقد نے بھی فتح حاصل کی۔ فتوحات کے اس سلسلے کے بعد امیر المومنین عمر بن خطابؓ کے عامل یعنی عتبہ بن فرقد کی جانب سے آذر بائیجان کے باشندوں کو صلح کی تحریر لکھ دی گئی۔

آذر بائیجان کی فتح کے بعد بکیر بن عبداللہ آرمینیا کی جانب بڑھے۔ حضرت عمرؓ نے بکیر کی معاونت کے لیے سراقہ بن مالک کی سرکردگی میں ایک مزید لشکر بھی روانہ فرمایا۔ آپؓ نے سراقہ بن مالک کو تمام لشکر کا سپہ سالار بھی مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کی پیش قدمی اور عزائم کو دیکھتے ہوئے شہر براز کے ایرانی حاکم نے سراقہ بن مالک سے جزیہ کی بجائے فوجی امداد کی شرط پر صلح کر لی چنانچہ آرمینیا بغیر جنگ کے فتح ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے اس صلح پر بڑی مسرت اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد سراقہ بن مالک نے آرمینیا کے ارد گرد واقع پہاڑوں کی طرف افواج بھیجیں جنہیں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

پھر 22 ہجری میں فتح خراسان ہوئی۔ جنگِ جلولاء کے بعد ایرانی بادشاہ یزدجرد رے بعدازاں کرمان، خراسان اور مرو میں مقیم رہا۔ یہاں اس نے ارد گرد کے اہلِ عجم اور اہلِ فارس و ہرمزان سے راہ و رسم بڑھا کر مسلمانوں کے خلاف ورغلایا اور بالآخر مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں بغاوت کروادی۔ ان حالات کی سنگینی کے باعث حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو اجازت دی کے وہ ایران کے علاقوں میں پیش قدمی کریں۔ آپؓ کے حکم پر اہلِ بصرہ اور اہلِ کوفہ نے زبردست حملے کر کے شاہ ایران یزدجرد کو بار بار ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس صورتِ حال میں یزدجرد مرو روذ، بلخ وغیرہ مقامات سے ہوتا ہوا دریا پار کر کے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ان نئے حالات میں نیشاپور سے لے کر طخارستان تک کے باشندوں نے مسلمانوں کے ساتھ صلح کر لی۔ جب حضرت عمرؓ کو فتح خراسان کی خبر ملی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں تو چاہتا تھا کہ اِن ایرانیوں کے خلاف کوئی لشکر کشی نہ کرنی پڑے اور ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا سمندر حائل ہو۔ لہٰذا آپؓ نے احنف بن قیس کو دریا عبور کر کے پیش قدمی سے منع فرما دیا۔ یزدجرد مختلف شہروں میں پھرتا رہا اور حضرت عثمانؓ کے دَورِ خلافت میں قتل ہوا۔

احنف بن قیس کی جانب سے موصول ہونے والے مالِ غنیمت کے متعلق حضرت عمرؓ نے مسلمانوں سے پُر درد خطاب فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کے نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ خطرہ نہیں کہ دشمن، مسلم امہ کو تباہ کرے گا بلکہ مجھے تم مسلمانوں ہی سے امّت کی تباہی کا خوف ہے۔ حضور انور نے فرمایا آج ہم یہی بات سچ ثابت ہوتی دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ہی مسلمان کی گردن مار رہا ہے اور ایک ملک دوسرے ملک پر جہاد کا نام لے کر چڑھائی کر رہا ہے۔

اصطخر جو فارس کا مرکزی شہر اور ساسانی بادشاہوں کا مقدس مقام تھا اس علاقے کی جانب حضرت عثمان بن ابو العاصؓ نے پیش قدمی کی۔ یہاں بھرپور جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ حضرت عثمان بن

ابوالعاص نے مالِ غنیمت جمع کیا اور اس کا خُمس نکال کر امیر المومنین حضرت عمرؓ کے پاس بھجوا دیا۔ ایک روایت کے مطابق اصطخر کو پہلی مرتبہ حضرت علاء بن حضرمی نے 17 ہجری میں فتح کیا تھا۔

حضرت ساریہ بن زنیم کو حضرت عمرؓ نے 23 ہجری میں فسا اور دارابجرد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے خطاب کرتے ہوئے اچانک اونچی آواز میں کہا یا ساریة الجبل یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ حضرت مصلح موعودؓ اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ فقرات یعنی ساریة الجبل بے تعلق تھے چنانچہ لوگوں نے ان فقرات کے متعلق حضرت عمرؓ سے سوال کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسلامی لشکر کے ایک جرنیل ساریہ کو دیکھا کہ دشمن ان کے عقب سے حملہ آور ہو رہا ہے اور قریب تھا کہ اسلامی لشکر تباہ ہو جائے۔ اس لیے میں نے انہیں آواز دی کہ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ اس واقعے کو ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ ساریہ کی طرف سے اسی مضمون کی اطلاع آگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی زبان اُس وقت اُن کے قابو سے نکل گئی تھی اور اُس قادرِ مطلق ہستی کے قبضے میں تھی جس کے لیے فاصلے اور دوری کوئی شئے نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ الزام کے صحابہ کرام سے الہام ثابت نہیں بے جا اور غلط ہے۔ حضرت عمرؓ کا ساریہ کے لشکر کی خطرناک حالت سے مطلع ہو جانا الہام نہیں تو اور کیا تھا۔

23 ہجری میں حضرت سہیل بن عدیؓ کے ہاتھوں کرمان فتح ہوا۔ اسی طرح 23 ہجری میں سجستان جو خراسان سے بڑا علاقہ تھا فتح ہوا۔ مشہور ایرانی پہلوان رستم اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔ فتح مکران بھی 23 ہجری کی ہے۔ یہاں مسلمانوں نے سندھ کے بادشاہ کے خلاف متحد ہو کر جنگ کی اور اسے شکست دی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ فتوحاتِ فاروقی کی آخری حد یہی مکران ہے۔ مؤرخ بلاذری کے مطابق عہدِ فاروقی میں دیبل کے نشیبی علاقوں اور تھانہ تک مسلم افواج پہنچ چکی تھیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو حضرت عمرؓ کے زمانے میں اسلام کا قدم سندھ و ہند میں بھی آچکا تھا۔

حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے ایک ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا افتتاح کرنے کا اعلان فرمایا۔ اس ریڈیو سے دنیا بھر میں 20 سے زائد ممالک استفادہ کریں گے۔ اس ریڈیو کی تیاری کی توفیق شعبہ تبلیغ جرمنی کو ملی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شعبہ تبلیغ جرمنی کی اس کاوش کو قبول کرتے ہوئے اس نئے انٹرنیٹ ریڈیو کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خطبے کے آخر میں حضور انور نے مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے محترم سیّد طالع احمد صاحب مرحوم و مغفور کے متعلق فرمایا کہ ہمارے پیارے عزیز طالع کا جنازہ ابھی نہیں پہنچا، جب آئے گا تو اُس کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور ان شاء اللّٰہ ذکر بھی ہو گا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محمود احمد صاحب مرحوم سابق خادم مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک قادیان کا ذکر خیر فرمایا۔ جو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخدوم حسین صاحب آف بلگام کے بیٹے تھے جو کہ صوبہ کرناٹک سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ 28 سال تک مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں خادم مسجد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ مسجد کے ساتھ ان کا خاص لگاؤ تھا پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

ان کے بعد حضور نے سودا صاحبہ اہلیہ عبد الرحمن صاحب کیرالہ انڈیا کا ذکر خیر فرمایا۔ جن کی 22 جولائی کو 76 سال کی عمر میں وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ شمس الدین صاحب مالہ باری مبلغ انچارج کبابیر کی والدہ تھیں۔ یہ شمس الدین صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ وی ٹی محمد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں جو ضلع پالگھاٹ اور مضافات کے سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے 1937ء میں بیعت کی توفیق پائی پھر لمبے عرصہ تک دشمنوں کی طرف سے شدید مظالم کا سامنا کرتے رہے۔ اسی بائیکاٹ کے دوران کہتے ہیں کہ خاکسار کی نانی اور ان کی بڑی بیٹی کی وفات ہو گئی اس وقت ان کی والدہ ڈیڑھ سال کی تھیں ۔ وفات کے بعد دشمنوں نے نانی کو دفنانے بھی نہیں دیا جس پر چالیس کلو میٹر دور شہر کے عام قبرستان میں انہیں دفنانا پڑا۔ کہتے ہیں نانا اپنی کمسن بچی کے ساتھ ہجرت کر گئے اس طرح والدہ بچپن سے ہی طرح طرح کی ابتلاؤں میں سے گزرتی رہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ ہمدردئ خلق ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر پریشان حال شخص کے لئے دعائیں کرنا اور اگر سامنے ہو تو اس کی مدد کرنا آپ کی عادت تھی۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں اور ان کے پوتے بھی واقف زندگی ہیں اور ایک بیٹا مبلغ ہیں باہر تھے حاضر بھی نہیں ہو سکے جنازے پہ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

ان کے علاوہ مکرم محمد المختار کبکا صاحب آف مراکش اور محترمہ سیدہ مجید صاحبہ اہلیہ شیخ عبد المجید صاحب آف فیصل آباد کا بھی ذکرِ خیر فرمایا۔ حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔